ڈاکٹر امان اللہ خاں صاحب

معلّمِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

"لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔" (القرآن الحکیم ۳ : ۱۶۴)

قرآن حکیم کا ارشاد ہے کہ "حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں (بلکہ جملہ انسانوں) پر بہت بڑا احسان کیا کہ ان میں ان ہی کی جنس سے ایک ایسے پیغامبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کے نفوس کا تزکیہ کرتے ہیں، اور انہیں کتاب کا علم دیتے ہیں اور دانائی و حکمت سکھاتے ہیں۔

نسل انسانی پر خالق کائنات کا یہ عظیم احسان و کرم رہا ہے کہ وہ اس کی ہدایت و رہنمائی اور تعلیم و ارشاد کے لئے وقتاً فوقتاً رسول اور نبی بھیجتا رہا ہے۔ انسانوں کی کوئی بستی اور کوئی زمانہ اس نبوی ہدایت سے محروم نہیں رہا جیسے کہ اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے۔

"وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۔" (۱۶ : ۳۶)

"اور تحقیق ہم نے ہر اُمت میں پیغامبر بھیجے کہ (وہ لوگوں کو یہ تعلیم دیں کہ) وہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کریں اور معبودانِ باطل سے الگ رہیں" اور یہ کہ :

"وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ" (۳۵ : ۲۴)

"اور کوئی ایسی اُمت نہیں ہے جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔"

انسان راہِ راست سے بھٹکتا رہا اور اس کی ہدایت کا سامان بھی بہم پہنچتا رہا۔ وہ ذہنی۔ شعوری اور تمدنی طور پر جُوں جُوں ترقی کرتا رہا، اس کے لئے ہدایت و تعلیم و تبلیغ میں بھی فرق آتا رہا حتیٰ کہ

انسانیت پختگی کے ایک ایسے مقام پر پہنچی جہاں اس کے لیے ایک ایسی ہدایت و رہنمائی کی ضرورت تھی جو عالمی ہو، جامع و کامل ہو اور واضح اور آسان ہو۔ خالق ارض و سماء نے انسانیت کی اسی ضرورت کے پیش نظر اسے اپنے آخری اور کامل پیغام رشد و ہدایت سے نوازا اور اسے "ذکرٌ للعلمین" کہا۔ اسی کتابِ آسمانی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"الٓرٰ قف کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ"۔ (۱۴: ۱)

"یہ (وہ) کتاب ہے جس کو ہم نے آپؐ پر نازل فرمایا ہے تاکہ آپؐ انسانوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے تاریکیوں سے نکال کر نور و روشنی کی طرف یعنی اس غالب اور عمدہ صفات کی حامل ذات کی راہ کی طرف لے آئیں جو ایسا خدا ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سبھی اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔"

افراد نسل انسانی پر خالق حقیقی کی بے پایاں رحمت و شفقت کا دوسرا بڑا کرم یہ ہوا کہ اس نے قرآن مجید و فرقان حمید کی تشریح و تعبیر اور تعلیم و ارشاد کے لیے نیز اپنے آخری اور کامل دین اسلام کے نفاذ کے لیے ایک ایسی شخصیت کو چنا جو جامع صفات و کمالات تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدائے بزرگ و برتر نے پوری انسانیت کا آخری کامل رہنما اور معلم بنا کر بھیجا۔ اور فرمایا:

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ"۔ (۳۴: ۲۸)

"اور ہم نے تو آپ کو تمام انسانوں کے لئے پیغامبر بنا کر بھیجا ہے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا، لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔"

"وما اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ"۔ (۲۱: ۱۰۷)

ہادیٔ برحق، معلم انسانیت، خاتم الانبیاء سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانیت کی اصلاح و تعلیم پر مامور ہوئے اس وقت دنیا کفر و جہالت اور فتنہ و فساد کی سیاہ چادر میں لپٹی ہوئی تھی۔ حضورؐ کی آمد کے وقت عالم انسانیت کی زبوں حالی کا نقشہ قرآن حکیم کی فقط ایک آیت سے ہی کھنچ جاتا ہے ارشاد ربانی ہے:

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ" (۳۰: ۴۱)

(خشکی اور تری میں انسانوں کے اعمال (یعنی بد اعمالیوں) کی وجہ سے فساد ظاہر ہو چکا) یعنی مسلسل

انحراف، ظلم و زیادتی اور بداعمالیوں کی وجہ سے پورے عالم میں بے راہ روی اور فساد کا دور دورہ تھا۔ تاریخی حقائق بھی اس امر کی پورے طور پر تصدیق کرتے ہیں اور ہمیں اس بات کا پتہ دیتے ہیں کہ رسولِ پاکؐ کی آمد کے وقت نہ صرف پورے عرب میں بلکہ پورے عالم میں مذہبی، اخلاقی و معاشرتی، معاشی و سیاسی اور تعلیمی و علمی بے راہ روی کا بازار گرم تھا۔ کہیں کہیں روشنی کی کوئی کرن نظر آتی تھی لیکن وہ بھی اتنی مدہم کہ اس سے رہنمائی کا کام نہیں لیا جا سکتا تھا۔ ایسے میں رحمۃ للعالمینؐ نے ساکنانِ عالم کو وہ پیغام اور وہ تعلیم دی جس پر عمل کرنے سے انسانی زندگی کے ہر گوشے میں ایک عظیم انقلاب برپا ہو گیا۔ الٰہیات و عقائد میں، عبادات و معاملات میں، انفرادی، گھریلو اور اجتماعی زندگی میں، اخلاقیات میں، معاشیات و سیاسیات میں، انسان کی مادی، روحانی، دنیوی و اُخروی زندگی کے تصوّر کے بارے میں اسی ذاتِ بابرکات کی بدولت صحیح اصولی رہنمائی اور تعلیم حاصل ہوئی، اور زندگی کے ہر دائرہ میں انتہائی مفید، صالح اور خوشگوار تبدیلی رونما ہوئی۔

انسانیت کے اس عظیم محسنؐ اور لاثانی معلمؐ نے نسلِ انسانی کو جو کچھ دیا اور جو کچھ سکھلایا اس کے بعض نمایاں پہلو یہ ہیں۔

- ——— خدائے بزرگ و برتر کی وحدانیت کا تصور اور توحیدِ باری تعالیٰ و صفاتِ خداوندی کا واضح بیان۔
- ——— تصورِ رسالت۔ تمام انبیائے سابقہ کی رسالت پر ایمان بالعموم اور ان کا احترام اور آنحضورؐ کی رسالت پر خصوصی طور پر ایمان اور ان کی کامل اطاعت و فرمانبرداری۔
- ——— نسلِ انسانی کی وحدت و مساوات

رنگ، نسل، خاندان، زبان اور علاقے و وطن کے امتیازات کو ختم کرتے ہوئے اور تمام انسانوں میں ہمدردی و مساوات کے جذبات ابھارتے ہوئے آنحضورؐ نے انسانیت کو اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام سنایا، اور پھر اسی کے مطابق عمل کر کے دکھایا:

"یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً" (۴:۱)

"اے لوگو اللہ تعالیٰ کا تقوےٰ اختیار کئے رہو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا اور ان سے بہت سے مرد و عورت پھیلائے"

اور یہ کہ "یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ

لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔" (۴۹ : ۱۳)

"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے، اور تمہیں مختلف قومیں اور خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو (ورنہ) اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو"

شرف انسانیت کی تعلیم :

شرفِ انسانی کی تعلیم دیتے ہوئے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے انسان کو بتایا کہ وہ اللہ تعالے کی تخلیق کا شاہکار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بہترین صورت پر پیدا کیا ہے، اسے عزت بخشی ہے۔ اسے نیابت وخلافت کا خلعت پہنایا ہے۔ وہ مسجود ملائک ہے۔ اور کائنات کی ہر ایک چیز اس کی خدمت میں سرگرم عمل ہے۔ اس لئے انسان کو اپنے منصب کو پہچان کر اس کے شایان شان طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیئے۔

اصلاح اخلاق :

انسانی معاشرے کے استحکام اور اس کے امن وبقا کے لیے نیز افراد نسل انسانی کی اصلاح، راست روی اور ترقی کے لیے اخلاقیات کو جو اہمیت حاصل ہے وہ کسی ذی شعور انسان سے پوشیدہ نہیں یہی وجہ ہے کہ تمام نبیوں کی بنیادی تعلیم جہاں اللہ تعالے کی توحید بیان کرنا رہی ہے وہاں لوگوں کی اخلاقی اصلاح بھی رہی ہے، اور یہ نفوسِ قدسیہ خود عمدہ اخلاق کے بہترین عملی نمونے رہے ہیں کسی معاشرے کے فساد کی سب سے بڑی وجہ اخلاقی اقدار کو پس پشت ڈال دینا ہوتی ہے اور غالباً دورِ جدید کی سب سے بڑی بیماری یہی ہے۔ اسی بیماری کا علاج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ اس ماہر طبیب انسانیتؐ نے اپنی بعثت کا مقصد ہی اس کو قرار دیا تھا اور ارشاد فرمایا "بعثت لا تمم مکارم الاخلاق" (میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاق کریمانہ کو ان کی انتہائی بلندیوں تک پہنچا دوں) خود آپؐ کے ذاتی اخلاق و کردار کی یہ حالت تھی کہ مالکِ حقیقی نے قرآنِ حکیم میں اس کی تعریف فرماتے ہوئے کہا۔

"وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔" (۶۸ : ۴)

"بلاشبہ آپؐ عظیم الشان اخلاقِ کریمانہ کے حامل ہیں"

آپؐ نے جن عظیم اخلاقی خوبیوں کو اپنانے کی تعلیم دی ان میں سے بعض یہ ہیں :-

امانت و دیانت، سادگی، منصف مزاجی، رحمت وعفو و درگزر، مستقل مزاجی، عزیمت، تحمل و

بردباری، ایثار و قربانی، سچائی، گھر والوں سے عمدہ سلوک، سخاوت، شجاعت، انکسار و تواضع، عہد کی پابندی، باہمی معاملات میں عمدگی اور یتامیٰ، بیوگان، ناداروں اور محتاجوں کی امداد اور ان سے ہمدردی، اور ساتھ ہی رذائل اخلاق سے بچنے کی تلقین کی۔

عدل وانصاف کی تعلیم

سرورِ کائنات ﷺ نے عدل وانصاف کا وہ بلند ترین تصور انسانیت کو دیا جس سے برتر تصور انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ آپ ﷺ نے دنیا کو خدائے ذوالجلال کا یہ پیغام دیا کہ انصاف ہر قسم کی جانبداری سے پاک ہونا چاہیئے خواہ فیصلے کی زد منصف کے اپنے عزیز، والدین، یا اپنی ہی جماعت بلکہ اپنے ہی اوپر کیوں نہ پڑتی ہو۔ اور یہ کہ دشمن کے ساتھ بھی انصاف کرنا چاہیئے۔ قولہ تعالیٰ۔

"وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى" (۵:۸)

"اور کسی گروہ کی عداوت (بھی) تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ عدل کیا کرو کہ وہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے"

آنحضور ﷺ نے انصاف پر عمل کا ثبوت یہ کہہ کر دیا کہ "اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو اس کے ہاتھ بھی کاٹ لئے جاتے"

علم و حکمت کے حصول کی تعلیم:

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے علم و حکمت کے حصول کو فریضہ کا درجہ دیا۔ قرآنِ حکیم میں جابجا اہل علم اور اربابِ فہم و ذکا کی برتری کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہیں علم کی فوقیت و برتری کو۔

"قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ" (۳۹:۹)

"کیا علم والے اور جو علم نہیں رکھتے کہیں برابر ہوتے ہیں؟"

کہہ کر واضح کیا گیا ہے اور کہیں۔

"يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ" (۵۸:۱۱)

"اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں اور ان لوگوں کے جن کو علم عطا ہوا درجے بلند کرے گا"

فرما کر اہل علم کے درجات کی بلندی کا ذکر کیا گیا ہے۔ خود رسولِ اکرم ﷺ کی حیثیت بطورِ معلمِ انسانیت ان کو پوری طرح سے اجاگر کر کے اسے نسلِ انسانی کے لئے خدا کا عظیم احسان گردانا ہے (جیسے کہ مضمون کے آغاز میں بیان ہوا)۔

اسی ضمن میں انسان کو عقل استعمال کرنے، تدبر سے کام لینے اور کائنات میں غور و فکر کرنے کی بار

بار تلقین کی گئی ہے۔

آنحضور ﷺ نے "العلماء ورثة الانبیاء"[1] (علماء انبیاء کے وارث ہیں)۔ اور "فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلة البدر علی سائر الکواکب"[2] (یہ کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر) نیز یہ بتا کر:

"اَلْکَلِمَةُ الْحِکْمَةُ ضَالَّةُ الْحَکِیْمِ فَحَیْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔"[3]

"کلمۂ حکمت دانا کی گم شدہ چیز ہے یہ اُسے جہاں سے بھی ملے اُسے اس کے حصول کا زیادہ حق ہے۔" مسلمانوں نیز تمام انسانوں کو علم و حکمت کے حصول کا واضح تصور دیا ــــــ یہ بات کسی ذی ہوش و ذی فہم انسان سے پوشیدہ نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جو نظامِ تعلیم و تربیت اور تصورِ علم انسانیت کو دیا وہ ہر لحاظ سے کامل ہے۔

رواداری - قیامِ امن - عملِ صالح اور منزلی زندگی کی استواری کی تعلیمات بھی سرورِ کائنات ﷺ کی تعلیمات میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔

معاشرے کی ترقی و استحکام کے لئے ایک ضروری امر یہ بھی ہے کہ اس کے افراد کی گھریلو زندگی پُر سکون، باسلیقہ اور منظم ہو۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے آنحضرت ﷺ نے انسانوں کو منزلی زندگی کو پُر سکون اور منظم کرنے کے لئے بھرپور کوشش کی، اور ارشادات و تعلیماتِ خداوندی کے مطابق مرد و عورت اور بچوں کے حقوق و فرائض کی وضاحت کی۔ نکاح - مہر، نان و نفقہ، وراثت، طلاق اور دیگر متعلقہ مسائل پر نہ صرف روشنی ڈالی بلکہ ان انتہائی صالح و مفید اصولوں کے مطابق ایک معاشرہ قائم کر کے دکھا دیا جس میں عورت و مرد کا باہمی رشتہ سکون، مودت و رحمت کا رشتہ تھا۔ جس میں عورت بحیثیت ماں، بہن، بیوی یا بیٹی ہر حیثیت میں قابلِ احترام تھی۔ جہاں والدین، شفقت و رحمت کا نمونہ تھے اور اولاد ادب و فرمانبرداری کی تصویر، خود آنحضرت ﷺ کا طرزِ عمل یہ تھا" خیرکم خیرکم لاهله وانا خیرکم لاهلی"[4] (تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لئے بہترین ہے اور میں تم سب میں سے اپنے اہل و عیال کے لیے بہترین ہوں)۔

---

(۱) بخاری، کتاب العلم
(۲) سنن ابی داؤد، کتاب العلم
(۳) ترمذی، کتاب العلم
(۴) ابن ماجہ، کتاب النکاح

اس عظیم اور آخری معلمِ انسانیتؐ نے انسان کو سیاست کے پاکیزہ اصول بھی دیئے اور اسے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تعلیم بھی دی، انسانوں کو افراط و تفریط سے بچا ہوا ایک متوازن نظامِ معیشت بھی دیا۔

تاریخ کا طالبِ علم اس حیرت انگیز تبدیلی سے جو اس ہادیٔ برحق اور انسانیت کے معلم کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے سے آئی، پوری طرح سے آگاہ ہے۔ تاریخ کے اس عظیم انقلاب کی مثال پوری انسانی زندگی میں نہیں ملتی۔ وہ عظیم الشان تہذیب و تمدن جس کی نظیر لاتعداد مورخین کے قول کے مطابق دنیا میں کہیں نہیں ملتی، اسی برگزیدہ ہستی اور اس کے پیرووں نے قائم کیا تھا اور اسے عروج کی انتہائی بلندیوں پر پہنچایا تھا۔ اور کم و بیش چھ سو سال تک سارے عالم کی تہذیبی، علمی و سائنسی قیادت فقط اور فقط مسلمانوں کے ہاتھوں میں رہی اور مشرق و مغرب ان کی تہذیبی و علمی ترقی سے منور ہوئے۔

معلمِ انسانیتؐ کا عالمِ انسانیت پر یہ وہ احسان ہے جسے وہ کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتی اور آج بھی فلاحِ انسانیت کا دار و مدار اسی بابرکت ہستی کی تعلیمات و اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے میں ہے۔

ماہنامہ محدث کی خصوصی پیشکش

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

منفرد اور نرالی آب و تاب کے ساتھ جامع اور مثالی شاہکار

مولانا ابوالکلام آزاد کا غیر مطبوعہ فکر انگیز اور نادر مقالہ + سید ابوالاعلیٰ مودودی (تازہ غیر مطبوعہ تحریر) ڈاکٹر برہان احمد فاروقی + ابو سلمان شاہجہان پوری + جسٹس بدیع الزمان کیکاؤس + ڈاکٹر امان اللہ خان + مولانا عنایت اللہ وارثی + مولانا عزیز زبیدی + پروفیسر اقبال جاوید + حافظ نذر احمد + ثریا بتول + خالد علوی + اختر راہی + حمید اللہ خاں ایم اے + عاصم نعمانی + آباد شاہ پوری + ابوالقاسم جذبی + طاہر القادری ایم اے + نظر زبیدی + عبدالغفار اثر + محمد امین (اہتکا بادری) + حفیظ الرحمٰن احسن اور کئی دیگر مشاہیر اہلِ قلم کی نگارشات سے مزین + مستقل خریداروں کے لئے خصوصی رعایت + تاجر حضرات کیلئے معقول کمیشن +

شعرائے کرام :- احسان دانش + عارف عبدالمتین + منظور احسن عباسی + حفیظ تائب + طاہر قریشی + عبدالرحمٰن عاجز + خواجہ عبدالمنان راز +

تازہ ایڈیشن، جلد اول قیمت سات روپے : جلد دوم قیمت ۹ روپے +

دفتر رابطہ :- دفتر ماہنامہ محدث بالائی منزل میسرز حافظ عبدالوحید اینڈ برادرز رام گلی ۲ برانڈرتھ روڈ لاہور